Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۷۹ ۲۹

روزنامہ

الفضل لاہور

(خطبہ نمبر ۴)

شرح چندہ

سالانہ چندہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "
فی پرچہ ۱ آنہ

یوم چہار شنبہ

۱۶ جمادی الاول ۱۳۷۱ ھ

جلد ۴۰/۶ | ۱۳ تبلیغ ۱۳۳۱ ھش | ۱۳ فروری ۱۹۵۲ء | نمبر ۳۸

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۲ فروری:- مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ صرف نبض قدرے تیز رہنے لگی ہے جس سے کبھی کبھی گھبراہٹ محسوس ہوتی رہتی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

تیل کا جھگڑا طے ہونے کی واحد صورت

واشنگٹن ۱۲ فروری۔ ایران میں امریکہ کے سابق سفیر مسٹر گریڈی نے کہا ہے۔ کہ آبادان کے کارخانوں کو دوبارہ چلانے اور تیل کا جھگڑا طے ہونے کی ایک ہی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ عالمی بنک ایران کو قرضہ دے۔

میری حکومت ایک سال کے اندر اندر نہر سویز کے علاقے کو برطانوی فوجوں سے خالی کرالیگی

(ماہر پاشا)

مصر کی حکومت مشرقی جرمنی کیساتھ باضابطہ سفارتی تعلقات قائم کرنیکی کوشش کر رہی ہے

قاہرہ ۱۲ فروری:- مصر کے وزیر اعظم علی ماہر پاشا نے کہا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ میری حکومت ایک سال کے اندر اندر نہر سویز کے علاقے کو برطانوی فوجوں سے خالی کرالیگی اور اسی طرح سوڈان اور مصر کو متحد کرنے میں بھی کامیاب ہو جائے گی۔ کل رات انہوں نے ریڈیو سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے یقین دلایا۔ کہ حکومت مصر میں عنقریب جدید اصلاحات نافذ کرے گی۔ اور ملک کو خوشحال بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے گی۔ انہوں نے اُمید ظاہر کی۔ کہ مصر دنیا میں امن قائم رکھنے میں بھی مؤثر حصہ لے سکیگا۔ اور اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کو احسن طریق پر ادا کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ مصر کے اخبار "الاہرام" نے اطلاع دی ہے۔ کہ مصر کی حکومت مشرقی جرمنی کے ساتھ پورے سفارتی تعلقات قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

ظفر اللہ خاں ماہر پاشا سے ملاقات کرینگے

معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان پیرس سے کراچی واپس آتے ہوئے قاہرہ میں تین روز قیام کریں گے۔ وہ غالباً ۲۴ فروری کو یہاں پہنچیں گے۔ اور دوران قیام میں علی ماہر پاشا اور دوسرے وزراء سے ملاقات کر کے نئی صورت حال کا قریب سے جائزہ لیں گے۔ تاکہ مصر اور برطانیہ کی گتھی سلجھانے کے سلسلے میں اپنی مساعی کو مزید جاری رکھ سکیں۔ اسی سلسلے میں وہ وفد پارٹی کے سرکردہ لیڈروں سے بھی تبادلۂ خیالات کریں گے۔

تیونس میں ۸ ہزار مزید فرانسیسی فوج پہنچ چکی ہے

تیونس ۱۲ فروری: تیونس میں فرانسیسی فوج کی تعداد میں برابر اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اب تک الجزائر اور دوسرے فرانسیسی علاقوں سے ۸ ہزار فوج اور مسلح پولیس وہاں بھیجی جا چکی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ابھی فوج اور پولیس کی مزید جمعیت بھی بھیجی جائے گی۔

یورپی فوج کے منصوبہ پر بحث

پیرس ۱۲ فروری:- فرانس کے وزیر خارجہ موسیو شومان نے کہا ہے۔ کہ اگر یورپی فوج کا منصوبہ منظور نہ کیا گیا۔ تو فرانس کیلئے سخت خطرات پیدا ہو جائیں گے۔ کل انہوں نے نیشنل اسمبلی میں اس منصوبہ پر صدر وزیر بحث کا آغاز کرتے ہوئے اسمبلی کو متنبہ کیا۔ کہ اگر جرمنی کو بغیر مسلح کرنے اور یورپ

"سلامتی کونسل سے کشمیر کا مسئلہ واپس لینے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا" (نہرو)

نئی دہلی ۱۲ فروری:- ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا ہے۔ کہ ہندوستان کشمیر کے مسئلہ کو پرامن طریق سے ختم کر دینا چاہتا ہے۔ تاکہ کسی قسم کی تلخی یا انتقام کا جذبہ باقی نہ رہے۔ آج انہوں نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کی اپنی خواہش یہی ہے۔ کہ جموں و کشمیر میں جلد سے جلد رائے شماری ہو جائے۔ سلامتی کونسل نے ڈاکٹر گراہم کی کوششوں کی میعاد میں اضافے کی جو قرارداد منظور کی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا میری حکومت کو ڈاکٹر گراہم کے ہندوستان آنے پر اعتراض نہیں ہے۔ لیکن وہ کوئی ایسی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہو گی۔ جو اس کے وقار یا ان وعدوں کے خلاف ہو۔ جو اس نے ریاست اور ہندوستان کے لوگوں سے کر رکھے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ سلامتی کونسل سے کشمیر کا مسئلہ واپس لینے کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

* کے لئے دفاعی فوج تیار کرنے کا منصوبہ مسترد کیا گیا تو ہو سکتا ہے کہ نیا حل تلاش کیا جائے۔ جو فرانس کے لئے مضر ثابت ہو

سید امین الحسینی کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۲ فروری:- اسلامی دنیا کے علماء کی ایک کانفرنس جمعہ سے یہاں شروع ہو رہی ہے۔ اس میں شرکت کے لئے مفتی فلسطین سید امین الحسینی قاہرہ سے کراچی پہنچ گئے ہیں۔ مصر۔ لبنان اور ایران کے متعدد علماء آئندہ دو روز میں کراچی پہنچنے والے ہیں۔

مسجومی پارٹی کے صدر پاکستان آ رہے ہیں

کراچی ۱۲ فروری:- انڈونیشی سفارتخانے نے اطلاع دی ہے۔ کہ انڈونیشیا کی مسجومی پارٹی کے صدر محمد ناصر اگلے مہینے کراچی آئیں گے۔ وہ یہاں کے سیاسی لیڈروں سے ملاقات کرنے کے علاوہ پاکستان اور آزاد کشمیر کے اہم مقامات کا بھی دورہ کرینگے۔

لبنانی کمیونسٹوں کی گرفتاری

بیروت ۱۲ فروری:- شمالی لبنان کے صوبوں میں متعدد ایسے اشتراکیوں کو گرفتار کیا گیا ہے جو لوگوں کو امن عالم کی اپیلوں پر دستخط کرنے کے لئے ابھار رہے تھے۔

بین الاقوامی عدالت کی برطانیہ کو ہدایت

ہیگ ۱۲ فروری:- ایرانی تیل کے تصفیہ کے سلسلے میں حکومت ایران نے گزشتہ ہفتہ جو دستاویز بین الاقوامی عدالت میں پیش کی ہے۔ عدالت کی طرف سے برطانیہ کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ۲۷ مارچ تک اس کا جواب ارسال کر دے۔ یاد رہے۔ ایرانی یادداشت میں کہا گیا ہے۔ کہ بین الاقوامی عدالت کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے۔ کہ وہ تیل کے تصفیہ کے سلسلے میں برطانوی شکایت کی سماعت کرے

سندھ میں زراعتی ترقی کے لئے ایک کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کی منظوری

حیدرآباد (سندھ) ۱۲ فروری حکومت سندھ نے صوبے میں زراعتی ترقی کیلئے ڈیڑھ کروڑ روپیہ منظور کیا ہے۔ اعلیٰ قسم کے بیج پیدا کرنے اور جدید آلات سے کاشت کرنے کے طریقے سکھانے کے لئے اس رقم سے ایک فارم قائم کیا جائے گا۔ جس میں تربیتی مظاہرے کئے جائیں گے۔ تاکہ کاشت کے جدید طریقے اختیار کرنے میں زمینداروں کی حوصلہ افزائی ہو سکے۔ اب تک ۲۴ ٹریکٹر خریدے جا چکے ہیں۔ نیز آلات کی مرمت کرنے کے لئے حیدرآباد میں ایک کارخانہ بھی قائم کیا گیا۔

مختصر لیکن اہم

— مظفر آباد ۱۲ فروری:- آزاد کشمیر میں درخت لگانے کی مہم جاری کی گئی ہے۔ اس کے تحت ۷ ہزار درخت مظفر آباد میں لگوائے گئے۔ ۳ ہزار درخت آزاد کشمیر کے دوسرے علاقوں میں لگائے جائیں گے۔ آزاد کشمیر میں جنگلات کی آمدنی میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ قیمتی لکڑی فروخت کرنے سے جو آمدنی ہوئی ہے۔ وہ اتنی زیادہ ہے۔ کہ پہلے جموں و کشمیر کی ساری ریاست میں بھی کبھی نہ ہوئی تھی

— بہاولپور ۱۲ فروری:- ریاست بہاولپور میں بھی گیہوں پر کنٹرول کا حکم جاری کر دیا گیا ہے۔ اس کے تحت ہر اس شخص کو جس کے پاس دس من سے زیادہ گیہوں ہے۔ اس کے متعلق متعلقہ مجسٹریٹ کو تحریری طور پر تفصیلی اطلاع دینی ہو گی۔

— کراچی ۱۲ فروری:- پاکستان پارلیمنٹ کا بجٹ کا اجلاس آئندہ مہینے کی ۱۴ تاریخ سے شروع ہو گا۔ اس سے قبل سرکاری طور پر اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ مجلس دستور ساز کی حیثیت سے پارلیمنٹ کا اجلاس ۱۰ مارچ کو ہو گا۔

— لاہور ۱۲ فروری:- سر آغا خان اور ان کی بیگم کراچی سے ڈھاکہ جاتے ہوئے آج سہ پہر لاہور سے گزرے وہ ایک خاص ہوائی جہاز کے ذریعہ سفر کر رہے ہیں۔ اپنے پیروکاروں سے ملاقات کرنے کے لئے انہوں نے والٹن کے ہوائی اڈے پر دو گھنٹے سے زیادہ عرصہ تک قیام کیا۔

— کراچی ۱۲ فروری:- پاکستان کے مدیران جرائد کی کونسل کا پہلا عام اجلاس اس مہینے کی ۲۴ تاریخ کو لاہور میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۵۲ء

پریس

آج دنیا میں پریس کی جو طاقت ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ کسی بڑی سے بڑی سلطنت کو بھی حاصل نہیں بلکہ خود اقوام متحدہ کی انجمن کو بھی وہ طاقت حاصل نہیں۔ پچھلے زمانہ میں شاعر قوموں کی قسمت بدل دیا کرتے تھے۔ آجکل کے زمانہ میں یہی طاقت ایک شاعر کی طاقت سے ہزاروں گنا ایک اخبار کو حاصل ہے۔ مغربی ممالک کا تو ذکر ہی کیا۔ آج غیر ترقی یافتہ سے غیر ترقی یافتہ ملک میں بھی ایک اخبار کا جو اثر ہے۔ وہ کسی چیز کو حاصل نہیں۔ چنانچہ میاں ممتاز دولتانہ وزیر اعلےٰ پنجاب نے لاہور میں پاکستان فیڈرل یونین آف جرنلسٹس کی پہلی سالانہ کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے جو تقریر فرمائی ہے۔ اس میں آپ نے کتنی حقیقت افروز بات کہی ہے۔ آپ نے اخبار نویسوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ

دنیا نے آپ کو چوتھا حکمران طبقہ تسلیم کیا۔ جو ایک لحاظ سے نیک و بد دونوں اغراض کے لئے دوسرے حکمران طبقوں سے زیادہ قادر و توانا تھا۔ کیونکہ آپ سب طبقوں کے سرپرست اور رفقا تھے۔ اور ہر ایک کے حسن و قبح کی پرکھ آپ کے ذمہ تھی۔ لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے۔ طاقت کا غلط استعمال بھی ہوسکتا ہے۔ اگر آپ راستبازی کا دعوےٰ کریں اور بتائیں صرف آدھی سچی باتیں یا سچ کو جھوٹ کا جامہ پہنا دیں۔ اگر آپ کسی بے جا تحریف سے کام لیں تو گویا آپ اس جمہوریت کی جڑوں پر کلہاڑا چلاتے ہیں۔ جس کے سب سے خوشنما پھول آپ خود ہوسکتے ہیں"۔

اس سے پہلے آپ نے فرمایا۔

"صحافت ایک پیشے سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔ یہ خدمت کا ایک ذریعہ ہے۔ آپ کے ذمہ بہت سے اہم فرائض ہیں۔ اس لئے آپ کو بہت بلند صلاحیتوں کا حامل ہونا چاہیئے۔ آپ کو ہمیشہ سچائی کی چاہت ہونی چاہیئے۔ اتنی چاہت کہ اس بارہ میں آپ کسی سے خوف نہ کھائیں۔ اور سدا اسی کا بول بالا کرتے رہیں۔ سچائی اور انصاف کے ساتھ ایک محکم عزم عمل بھی چاہیئے"۔

ظاہر ہے کہ جب ایک اخبار کو اتنی طاقت حاصل ہے تو اس پر فرائض بھی بہت عائد ہوتے ہیں۔ آج اگر دنیا کے اخبار نویس اپنی طاقت کا صحیح استعمال کرنے لگ جائیں۔ تو یقیناً دنیا میں بہت جلد وہ امن قائم ہو جائے۔ جس کے پرشین خواب آجکل اقوام دیکھ رہی ہیں۔ مگر جو شرمندہ تعبیر ہوتے ہوئے نظر نہیں آتے۔ اگر دنیا بھر کے اخبار نویس یہ تہیہ کرلیں۔ کہ وہ سچی بات کے سوا کچھ نہیں لکھیں گے۔ تو ان تمام غلط فہمیوں کا قلع قمع ہوسکتا ہے۔ جو ایک قوم کے دلوں میں دوسری اقوام کے متعلق پیدا ہو رہی ہیں۔

بے شک اس میں حکومتوں کی پالیسیاں بڑی حد تک حائل ہیں۔ ایک ملک کے اخبار نویس مجبور ہوتے ہیں کہ وہ اپنے ملک کی پالیسی سے غداری نہ کریں۔ اور اس طرح انہیں رنگ و روغن استعمال کرنے کے لئے مجبور ہونا پڑتا ہے۔ اس کے باوجود اخبارات چاہیں تو وہ بین الاقوامی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے بہت کچھ کرسکتے ہیں۔ اگر وہ زور قلم دکھانے کی بجائے ملکی مصالح کی حد تک فرش حقائق دنیا کے سامنے رکھنے کی کوشش کریں۔ تو پھر بھی بہت کچھ ہوسکتا ہے۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ بعض ذاتی مفاد یا پارٹی بازی کے مصالح صداقت کے راستہ میں بڑی روکیں بن جاتے ہیں۔ جن کو ٹاٹا کار سے دارد والا معاملہ ہے۔ یہاں تک کہ بعض وقت جھوٹ سے بھی پرہیز نہیں کیا جاتا۔

دنیا کا امن تو ایک بہت بڑی بات ہے۔ اندرون ملک میں بھی امن کا کوئی لحاظ نہیں کیا جاتا۔ اور ذاتی مفاد یا پارٹی کے ذرا سے مفاد کے لئے صداقت بیانی سے انحراف کرنے میں کوئی شرم محسوس نہیں کی جاتی۔ اور مخالفین کی دھجیاں اڑانے کے لئے تہمت اور بہتان تک استعمال کر لئے جاتے ہیں اور اس طرح اپنے ملک کو سخت نقصان پہونچانے کا موجب بنتے ہیں۔ ایک اخبار نویس کے لئے کم سے اپنے وطن کی محبت تو ضروری ہے۔ اس کو اتنا تو خیال ہونا چاہیئے۔ کہ خواہ اس وقت وہ پارٹی برسر عروج نہیں۔ جو اس کے خیال میں بہترین پارٹی ہے۔ مگر برسر عروج پارٹی کو گرانے کے لئے اسے صداقت کو تو نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ کم ازکم عوام کے ساتھ تو انصاف ہونا چاہیئے۔ ان کے کانوں تک تو صحیح بات پہونچنے دینا چاہیئے۔ تاکہ عوام اخبار نویس کی اپنی پارٹی کی صحیح پوزیشن جانچنے کے قابل ہوں۔

بے شک جھوٹے پروپیگنڈا سے بعض وقت عارضی فائدہ ضرور پہونچ جاتا ہے۔ مگر جھوٹ آخر جھوٹ ہے آخر جھوٹ ہوتا ہے کسی نہ کسی وقت ضرور ظاہر ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں انجام میں سخت نقصان پہونچتا ہے۔ اور اخبار کے ساتھ اس کی پارٹی بھی عوام کا اعتماد کھو دیتی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں تو ذرا سا جھوٹ سخت نقصان رساں ثابت ہوتا ہے۔ اگرچہ ہمارے عوام ابھی اتنے ترقی یافتہ نہیں ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم نے دیکھا ہے کہ بعض اخبارات خواہ ان کی اشاعت زیادہ ہی کیوں نہ ہو۔ عوام کی نظروں میں کوئی وقار نہیں رکھتے۔ اور ان کے متعلق ہمیشہ برا تبصرہ ہی سننے میں آتا ہے۔ سراسر جھوٹی آدھی سچی اور آدھی جھوٹی خبریں شائع کرنے والے اخبارات ملک و قوم کے سخت دشمن ہوتے ہیں۔ اور ان کو ملک و قوم سے ذرا بھی محبت نہیں ہوتی وزیر اعلےٰ ممتاز دولتانہ نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ

"حب الوطنی کسی خاص شخص کی اجارہ داری نہیں۔ یہ ایک ایسا فرض ہے جو ہر شخص پر عائد ہوتا ہے۔ میں اس جذبے کے اظہار کے سلسلے میں جس کے متعلق مجھے علم ہے۔ کہ ہم میں سے ہر شخص اس میں برابر کا شریک ہے۔ صرف اتنا ہی کہونگا اور وہ جذبہ یہ ہے۔ کہ جن حالات میں ہماری آزادی نے جنم لیا۔ اور پھر اس وقت سے لے کر اب تک وہ جس طرح محفوظ رہی ہے۔ اس کے پیش نظر ہم پر یہ خصوصی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ کہ ہم اپنے عوام کی متحدہ اور مصمم کوششوں کی حوصلہ افزائی کریں۔ اور کوئی ایسی بات نہ کریں۔ جس سے ان کی وحدت میں انتشار پیدا ہو۔ اور ان کے پاکستان کو ایک ترقی خواہ آسودہ حال اور مضبوط قوم بنانے کے عزائم کمزور پڑیں"۔

(آفاق ۱۳ فروری ۱۹۵۲ء)

ہمیں امید ہے کہ پاکستان کے اخبار نویس وزیر اعلےٰ کی ان پند و نصائح کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں گے۔ اور اس طرح بیش از بیش خدمات سر انجام دینے کے قابل ہوں گے۔ جو ان کی پوزیشن سے ملک و قوم کی بہبودی تقاضہ کرتی ہے۔

ایران میں ہنگامہ آرائی

ایسوشی ایٹڈ پریس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق ایران کے حالیہ انتخابی ہنگاموں کے سلسلہ میں جنوب مشرقی ایران کے شہروں زاہدان اور زابول میں جو فسادات ہوئے ان میں ۷۱ آدمی ہلاک اور کئی سو زخمی ہوئے۔ فرانسیسی ذرائع سے جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس کے مطابق صرف ۵۰ آدمیوں کا ہلاک ہونا پایا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ دونوں خبریں مبالغہ آمیز ہوں۔ اور ہلاک ہونے والوں کی تعداد بہت تھوڑی ہو۔ مگر ایک بات واضح ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے مغرب کی تقلید میں انتخابات کا طریق تو اپنا لیا ہے۔ مگر ابھی ہم اپنی طبیعتوں کو پوری طرح اس کی روح کے ساتھ منطبق نہیں کرسکتے۔

صحیح انتخابات کے لئے آئین پسندی پہلی شرط ہے۔ ورنہ ان کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر یہاں بھی جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا قاعدہ چلنا ہی۔ تو بہتر یہ ہے کہ پھر لاٹھی سے ہی فیصلہ کر لیا جائے۔

ایک اسلامی کہلانے والے ملک میں تو ایسا مظاہرہ اور بھی قابل شرم ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اسلام ہی نے دنیا کو آئین پسندی سکھائی ہے۔ آج حیرتناک امر یہ ہے کہ ایسی باتیں ان ممالک میں بہت کم ہوتی ہیں۔ جن کو ہم لادینی سمجھتے ہیں۔ مگر اسلامی کہلانے والے ممالک میں کوئی ملکی کام ایسا نہیں ہوتا۔ جس میں اس قسم کی لاقانونی کا مظاہرہ نہ ہو۔ اپنے ہی ہم وطنوں کو ذرا سے اختلاف رائے پر ہلاک کر دینا بہت بڑی بدنصیبی ہے۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ "وطن وطن" کا نعرہ جو ان ممالک میں اتنا بلند لگایا جاتا ہے۔ ابھی اس میں کوئی حقیقی معنے پیدا نہیں ہوئے۔ اور خود غرض قومیں جس طرح چاہتی ہیں لوگوں سے اپنا کام نکال لیتی ہیں۔ اگر وطن کی سچی محبت دلوں میں جاگزین ہو۔ تو کبھی ایسے واقعات ظہور میں نہ آئیں۔ جن میں اپنے ہی ہم وطنوں کو ہلاک کرنے تک نوبت پہونچے۔ جبتک ہم آئین پسندی نہیں سیکھیں گے ہم کسی کام میں کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔

یوم مصلح موعود

یوم مصلح موعود انشاء اللہ تعالےٰ ۲۰ فروری بروز بدھ ہوگا تمام جماعتیں اس مبارک دن کو پوری شان سے منائیں ظہور المصلح الموعود کے متعلق جو الٰہی بشارات اور برکات اس کے ساتھ وابستہ ہیں ان کو وضاحت سے بیان کیا جائے۔ پسر موعود کی پیشگوئی پر "التبلیغ" کے آٹھ نمبر شائع ہوچکے ہیں۔ تقریروں کی تیاری میں ان سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ یہ صیغہ نشر و اشاعت سے مفت حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۴

کیا یہ بات جرم ہے کہ کوئی کہے کہ ہم ایک دن زیادہ ہو جائیں گے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو خدمت کی وہ خدا تعالیٰ کی کی انگریزوں کی نہیں

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم فروری ۱۹۵۲ء بمقام ربوہ

مرتبہ۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

چند دن ہوئے

ہماری ایک بیرونی جماعت کے نمائندے ایک بڑے افسر سے وفد کے طور پر ملے۔ اور وہ باتیں جو اس افسر سے ہوئیں انہوں نے مجھے بتائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان باتوں کے متعلق مجھے اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ دوسروں کی غلط فہمی کے ازالہ میں ممد ہوں۔ اور جماعت کو بھی ان کے متعلق علم ہو جائے۔

ایک بات جو اس افسر نے کہی وہ یہ تھی کہ امام جماعت احمدیہ کی

جلسہ سالانہ کی تقریر

کے متعلق لوگوں میں بہت تشویش پائی جاتی ہے۔ اس کا اشارہ میری ۲۷ دسمبر کی تقریر کے اس حصہ کی طرف تھا جس میں میں نے ایک اخبار کے بیان کے متعلق کچھ کہا تھا۔ جہاں تک دیانت داری کے ساتھ خلاصہ بیان کیا جا سکتا تھا۔ اخبارات کے نمائندوں نے جو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ آئے تھے خلاصہ دیانت داری کے ساتھ لکھا تھا۔ اور میرے لئے یہ بات نہایت مشکل تھی۔ کیونکہ اخبارات کے بعض نمائندے بددیانتی سے اور بعض نمائندے بے احتیاطی سے خلاصہ میں اکثر غلطی کر جاتے ہیں۔ مگر خلاصہ بہرحال اصل مضمون کا قائمقام نہیں ہوا کرتا

میرا وہ حصہ تقریر

اس بارہ میں تھا کہ ایک اخبار نے لکھا تھا کہ گورنمنٹ پاکستان ایک قانون ننانوے فیصدی آبادی کے فائدہ کے لئے جاری کرنا چاہتی ہے۔ لیکن امام جماعت احمدیہ نے ایک کتاب لکھی ہے۔ اور اس کے خلاف رائے دی ہے۔ اس لئے حکومت کو چاہیئے کہ وہ مرزا صاحب کے خلاف کارروائی کرے۔ اور انہیں سزا دے۔ قطع نظر اس کے کہ اخبار نویس نے

واقعات کو بگاڑ کر

پیش کیا تھا۔ وہ قانون اب پیش ہو رہا ہے۔ اور کتاب جس کی طرف اخبار نے اشارہ کیا تھا۔ آج سے دو سال قبل چھپ چکی ہے۔ پس یہ ایک

صحافتی بددیانتی

ہے کہ بعد میں آنے والے قانون کے خلاف اس کتاب کو قرار دیا جائے۔ جو قریباً ۲ سال پہلے لکھی گئی تھی۔ اور اس قسم کی بددیانتی کی پہلے بھی اس اخبار میں بعض مثالیں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ "آفاق" میں اسی مسئلہ کے متعلق متعدد جھوٹے اور جعلی مضامین شائع ہوئے ہیں۔ جو ایک ہی آدمی نے مختلف ناموں سے شائع کرائے۔ اور ظاہر یہ کیا گیا کہ وہ مختلف لوگوں کے ہیں۔ گویا کہ بہت سے لوگوں میں جوش پیدا ہو گیا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ وہ ایک ہی آدمی تھا۔ جس نے وہ سارے مضامین لکھے۔ جب ایک احمدی نے اس بارہ میں "آفاق" کو چیلنج بھجوایا تو نہ اس کا مضمون چھاپا گیا۔ نہ اس امر کی تردید کی گئی۔ جس سے اس روایت کی تصدیق ہو جاتی ہے۔ اس بات کو نظر انداز کرتے ہوئے

اصل سوال

جو اس اخبار نے لیا تھا اس سے جو مفہوم نکلتا تھا وہ یہ تھا کہ چونکہ امام جماعت احمدیہ نے اکثریت کے خلاف رائے ظاہر کی ہے۔ اس لئے وہ سرزنش کے قابل ہے۔ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ وہ اس کے خلاف کارروائی کرے۔ میں نے اس اخبار کو یہ جواب دیا تھا۔ کہ خیالات کا ظاہر کرنا جرم نہیں۔ یہ تو جمہوریت کے اصول کے مطابق ہے۔ سو میں سے ۱۰ تو الگ رہے۔ اگر ۹ کروڑ ۹۹ لاکھ ۹۹ ہزار نو سو ننانوے کی ایک رائے ہو اور ایک آدمی کی ایک رائے ہو تو ایک آدمی

جمہوریت کے مطابق

نو کروڑ ۹۹ لاکھ ۹۹ ہزار ۹ سو ننانوے سے اختلاف رکھ سکتا ہے۔ اور اسے حق پہنچتا ہے کہ وہ ۹ کروڑ ۹۹ لاکھ ۹۹ ہزار نو سو ننانوے کے خلاف رائے دے۔ جرم یہ ہوتا ہے کہ خلاف قانون عمل کیا جائے۔ اور خلاف قانون عمل خواہ ننانوے فیصدی آبادی بھی کرے یا پچاس فیصدی کرے یا چالیس فیصدی کرے وہ ناجائز ہوگا۔ لیکن اپنی رائے کو ظاہر کرنا کسی صورت میں بھی ناجائز نہیں۔ خواہ ۹۹ فیصدی سے زیادہ اکثریت دوسری طرف ہو۔ یہ

ہمارا مسلک

ہے۔ جو ہمیشہ سے چلا آتا ہے۔ اسی سلسلہ میں میں نے اپنی تقریر میں یہ بھی بیان کیا تھا کہ احمدیت صداقت اور سچائی پھیلانے آئی ہے۔ اور چونکہ احمدیت سچائی اور صداقت پھیلانے آئی ہے۔ اس لئے ایک وقت آنے والا ہے کہ ۹۹ فیصدی لوگ اس میں داخل ہو جائیں گے۔ اور اس وقت باقی لوگ یہ خیال کریں گے کہ شائد اب احمدی ان کے خلاف فتوے دیں گے لیکن میں نے بتایا تھا کہ ہمارا یہ عقیدہ نہیں کہ اکثریت کے خلاف اقلیت اپنی رائے ظاہر نہیں کر سکتی۔ بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اختلاف رائے جرم نہیں۔ ہاں فتنہ و فساد اور شرارت کرنا جرم ہے۔ اور

دیانت کا تقاضا

ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کو پکڑا جائے۔ میں نے اپنی تقریر میں کہا تھا۔ کہ جب اللہ تعالیٰ ہمیں اکثریت دے گا۔ تو ہم ایسا نہیں کریں گے۔ کہ جو لوگ اختلاف رائے رکھیں انہیں پکڑ لیں۔ بلکہ جب خدا تعالیٰ ہمیں اکثریت عطا کرے گا۔ تو ہم باقی لوگوں سے کہیں گے کہ جو باتیں تم نے پہلے کہی ہیں۔ ہم وہ بھی معاف کرتے ہیں۔ اور آئندہ بھی تم اپنا اختلاف ہم سے ظاہر کر سکتے ہو۔ یہ مضمون تھا۔ جو میں نے اس دن بیان کیا تھا۔ اب کسی جماعت کا خصوصاً جب وہ صداقت پیش کرے۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ ایک دن وہ دنیا بھر میں پھیل جائے گی۔ اور اکثریت اس میں داخل ہو جائے گی۔ کوئی جرم نہیں۔ کبھی تم نے کوئی ایسی صداقت بھی دیکھی ہے۔ یا دنیا میں کوئی ایسی سچائی بھی آئی ہے۔ جس نے یہ اعلان کیا ہو۔ کہ وہ گھٹے گی بڑھے گی نہیں۔ کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ نہیں کہا کرتے تھے کہ وہ

بڑھیں گے گھٹیں گے نہیں

اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کہا کرتے تھے۔ کہ وہ بڑھیں گے گھٹیں گے نہیں۔ تو کیا وہ اس وقت فساد کرتے تھے۔ اور سرزنش کے قابل تھے۔ کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ نہیں کہا کرتے تھے۔ کہ وہ بڑھیں گے گھٹیں گے نہیں۔ اور جب وہ کہا کرتے تھے۔ ہم بڑھیں گے گھٹیں گے نہیں تو کیا وہ فساد کرتے تھے۔ یا شرارت کرتے تھے۔ اور کیا وہ قابل مؤاخذہ تھے۔ پھر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی بات کہی کہ ہم بڑھیں گے گھٹیں گے نہیں اور جب آپ نے یہ بات کہی کہ ہم بڑھیں گے گھٹیں گے نہیں۔ تو کیا آپ فتنہ پھیلا رہے تھے۔ یہ بات تو عقل کے ہی خلاف ہے۔ جو صداقت بھی دنیا میں آئیگی وہ یہی کہے گی کہ ہم نے بڑھنا ہے۔ سچائی کی علامت ہی یہی ہوتی ہے۔ کہ وہ بڑھے۔ کیا کسی کا کسی عقیدہ کو صحیح سمجھ کر مان لینا فتنہ ہوتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اگر ہم انگلینڈ میں جا کر کہیں کہ ہم یہاں اتنی تبلیغ کریں گے کہ بادشاہ بھی احمدی ہو جائے گا تو یہ فتنہ نہیں ہوگا۔ یہ فساد نہیں ہوگا۔ وہ اتنا ہی کر سکتا ہے کہ کہدے۔ کہ میں احمدی نہیں ہوتا ہم کہیں گے اچھا۔ تم احمدی نہ ہوئے۔ تو تمہاری اولاد احمدی ہو جائے گی۔ یہ صداقت ہے۔ جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کجا یہ کہ اسے فتنہ کہا جائے۔ جب ہم سمجھتے ہیں کہ احمدیت سچی ہے۔ تو ہم یہ یقین بھی رکھتے ہیں کہ نوے فیصدی تو کیا اس سے بھی زیادہ لوگ اس میں داخل ہوں گے۔

دوسری بات

پھر یہ بھی کہ جب ہم زیادہ ہو جائیں گے سختی نہیں کریں گے کسی فتنہ کا موجب نہیں۔ آخر یہ کونسی جرم والی بات ہے

کہ ہم کہیں ہم جب دنیا میں پھیل جائیں گے۔ یا یہ کہ جب ہم زیادہ ہو جائیں گے۔ تو تھوڑوں پر سختی نہیں کریں گے۔ اس میں کونسی ہتک والی بات ہے۔ یہ خلاصہ ہے میری تقریر کا۔ اب جو شخص اس پر خفگی کا اظہار کرتا ہے۔ اس کا یہ فعل جائز نہیں۔ افسر کے تو معنے ہی یہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ کسی بات پر

ٹھنڈے دل سے غور کرے

اور دوسروں کو ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی عادت ڈالے۔ اس افسر کا یہ کام تھا۔ کہ وہ دوسروں سے پوچھتا۔ کہ آخر وہ کونسی بات ہے۔ جس پر تمہیں جوش آرہا ہے۔ کیا یہ بات جرم ہے۔ کہ کوئی کہے ہم ایک دن زیادہ ہو جائیں گے۔ ہماری اکثریت ہو جائے گی۔ اور ہم دنیا میں پھیل جائیں گے۔ احمدی کیا۔ دنیا کا ہر فرقہ یہی کہتا ہے۔ کون نہیں کہتا۔ کہ ہم زیادہ ہو جائیں گے۔ اور ایک دن ایسا آئے گا۔ کہ اکثریت ہماری ہوگی۔ یا پھر کیا یہ جرم والی بات ہے۔ کہ کوئی کہے۔ کہ جب ہم زیادہ ہو جائیں گے۔ تو تھوڑوں پر سختی نہیں کریں گے۔ اگر خلاصہ اس رنگ میں بیان کیا جائے۔ تو میں حیران ہوں۔ کہ دوسرے لوگ کس طرح ناراض ہو سکتے ہیں۔ ہر جماعت اور

ہر فرقہ کا یہ حق ہے

بلکہ یہ خوبی ہے۔ کہ وہ کہے۔ ہم جب زیادہ ہو جائیں گے۔ تو تھوڑوں پر سختی نہیں کریں گے۔ یہ تو قابل تعریف بات ہے۔ اس میں گھبراہٹ والی کونسی بات ہے۔

دوسری بات اس افسر نے یہ کہی۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ بات نہایت ناپسندیدہ تھی۔ اسے ایسا کہنے کا حق نہیں تھا۔ اس نے کہا۔ کہ مرزا صاحب نے

انگریزوں کو ایک خط

لکھا تھا۔ جس میں یہ تحریر کیا تھا۔ کہ میں نے آپ کی بہت سی خدمات کی ہیں۔ لیکن مجھے ان خدمات کا کوئی اجر نہیں ملا۔ جہاں تک اس مضمون کا تعلق ہے۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا کوئی مضمون لکھا ہو۔ لیکن فرض کرو۔ کہ آپ نے کوئی ایسا خط لکھا تھا۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ جس شخص کو یہ خط لکھا گیا تھا۔ اس نے اس کا کیا مفہوم لیا تھا۔ کیا اس نے بھی اس خط کا یہی مطلب لیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سے اپنی خدمات کا بدلہ مانگ رہے ہیں۔ اور اگر اس نے یہی مطلب لیا تھا۔ تو اس نے آپ کو کیا دیا۔ اس کا آخر کوئی نتیجہ بھی تو ہونا چاہیئے۔ اس کی

دو ہی صورتیں ہیں

یا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو خدمات انگریزوں کی کی تھیں۔ وہ انعام حاصل کرنے والے مسلمانوں سے حقیر تھیں۔ اگر ایسا تھا۔ تو پھر تمہیں مرزا صاحب پر غصہ نہیں آنا چاہیئے۔ اپنے آباؤ اجداد اور اپنے مولویوں پر غصہ آنا چاہیئے۔ جنہوں نے خطاب لئے۔ جائیدادیں لیں۔ انعامات حاصل کئے۔ دوسری صورت یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے دوسرے مسلمانوں سے زیادہ انگریزوں کی خدمات کی تھیں۔ اگر یہ بات درست ہے۔ تو میں ان افسر صاحب سے پوچھتا ہوں۔ (میں ذاتی طور پر ان کو اچھا آدمی سمجھتا رہا ہوں) کہ آپ کے علماء اور امراء اور رشتہ داروں کو جو انعامات ملے۔ مرزا صاحب کو ان سے زیادہ کیوں نہ ملے۔ کیا انگریز اتنا پاگل تھا۔ کہ مرزا صاحب کو بڑی خدمات کا صلہ تو اس نے نہ دیا۔ اور دوسرے مسلمانوں کو حقیر خدمات کا صلہ اس نے دیا۔ اگر کہو۔ کہ مرزا صاحب انگریز کی تعریف منافقت سے کرتے تھے۔ اور دوسرے مسلمان سچے دل سے اس لئے انگریز نے دوسرے مسلمانوں کو صلہ دیا۔ مگر مرزا صاحب کو کوئی صلہ نہ دیا۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ انگریزوں کا دلی خیرخواہ اسلام کا دشمن ہے۔ یا وہ جو دل سے تو اس کا دشمن تھا۔ مگر منہ سے اسکی تعریف کر دیتا تھا۔ انگریزوں کا باوجود ان بڑی خدمات کے جو مرزا صاحب نے کیں۔ ان کو تو صلہ نہ دینا مگر مولویوں میں سے بعض کو اور دوسرے مسلمان لیڈروں میں سے بعض کو صلہ دینا بتاتا ہے۔ کہ انگریز کم سے کم خوب سمجھتا تھا۔ کہ مرزا صاحب مجھ پر احسان نہیں کر رہے۔ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ اپنے مذہب کے اظہار کے لئے کہہ رہے ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کی تحریرات کا اس سے زیادہ مطلب کچھ نہ تھا۔ کہ میں کسی

بدلہ کی خواہش کے بغیر

یہ کام کر رہا ہوں۔ قرآن کریم میں بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق آتا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا۔ میں تم سے اس کام کا کوئی اجر نہیں مانگتا۔ اس کام کا بدلہ میں خدا تعالےٰ سے لوں گا۔ جس نے یہ کام میرے ذمہ لگایا ہے۔ کیا اس آیت کا یہ مطلب ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اشارہ کر رہے تھے۔ کہ مجھے کچھ دو۔ یہ صاف بات ہے۔ کہ لوگ انگریزوں کی خدمات بجا لاتے تھے۔ اور وہ انہیں انعامات بھی دیتے تھے۔ لیکن ان خدمات اور انعامات کے مقابلہ میں کوئی شور نہیں پڑتا۔ تمام مسلمان چپ ہیں۔ لوگ ان انعام یافتوں کی دعوتیں کرتے ہیں۔ اور اس اعزاز کی وجہ سے ان کا احترام بھی کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان کے اس فعل کو ناپسند نہیں کرتے۔ اگر مرزا صاحب پر مولوی لوگ اس لئے ناراض ہیں۔ کہ آپ نے انگریزوں سے تعاون کیا۔ ان کی مدد کی اور اس طرح ان کی طاقت کو بڑھایا۔ تو سوال یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب کا

انگریزوں سے یہ تعاون

کسی غرض کے لئے تھا۔ تو انگریزوں نے ان کی کیا مدد کی۔ پنجاب موجود ہے۔ اس میں دس پندرہ ہزار مربع زمین انگریز کی خدمات کے بدلہ میں لوگوں کو ملی ہے۔ ان دس پندرہ ہزار مربعوں میں سے مرزا صاحب کو کتنے ملے ہیں؟ یا وہ کونسے خطابات ہیں۔ جو انگریزی حکومت نے مرزا صاحب کو دیئے۔ مرزا صاحب تو فوت ہو گئے ہیں۔ آپ کے زمانہ میں حکومت کی طرف سے کسی خطاب یا انعام کی آفر (Offer) نہیں آئی تھی۔ لیکن میرے زمانہ میں حکومت نے یہ کہا۔ کہ اگر آپ پسند کریں۔ تو ہم آپ کو کوئی خطاب دینا چاہتے ہیں۔ لیکن میں نے ہر دفعہ یہی کہا۔ کہ میں تمہارے خطاب کو ذلت سمجھتا ہوں۔ اور جس چیز کو

جماعت احمدیہ کا خلیفہ

اپنی ذلت اور ہتک سمجھتا ہے۔ اس کا بانی اس کی کیا حقیقت اور قیمت سمجھتا ہوگا۔ تین دفعہ حکومت نے یہ کہا۔ کہ ہم کوئی خطاب دینا چاہتے ہیں۔ ایک دفعہ حکومت ہند کے ایک ممبر نے ایک احمدی کو بلا کر کہا۔ کہ کیا تم اس بات کا پتہ کر سکتے ہو۔ کہ اگر ہم مرزا صاحب کو کوئی خطاب دینا چاہیں۔ تو وہ خطاب لے لیں گے۔ یعنی ان کے دل میں بھی شبہ تھا۔ کہ اگر ہم نے کوئی خطاب دیا۔ تو یہ اسے منظور نہیں کریں گے۔ جس شخص سے حکومت کے اس ممبر نے اس بات کا ذکر کیا۔ اس میں اتنا ایمان نہیں تھا۔ وہ سمجھتا تھا۔ کہ اگر خلیفہ کی شان کے مطابق کوئی انعام مل جائے۔ تو اس میں ہماری عظمت ہوگی۔ اس نے بیوقوفی سے کہہ دیا۔ کہ اگر آپ ان کی شان کے مطابق کوئی انعام دے دیں گے تو وہ لے لیں گے۔ اور مثال دی۔ کہ جس طرح کا خطاب سر آغا خاں کو دیا گیا ہے۔ اسی قسم کا خطاب دے دیا جائے۔ جو ان کی شان کے مطابق ہو۔ تو وہ انکار نہیں کریں گے۔ اس کے بعد مجھ کو خط لکھا۔ تو میں نے جواب دیا۔ کہ تم کتنے گھٹیا درجہ کے مومن ہو۔ وہ

خلیفۃ المسیح کے خطاب

سے بڑھ کر کونسا خطاب مجھے دیں گے۔ میں ایک مامور من اللہ کا خلیفہ ہوں۔ اگر وہ مجھے بادشاہ بھی بنا دیں گے۔ تو وہ اس خطاب کے مقابلہ میں ادنیٰ ہوگا۔ تم فوراً جاؤ۔ اور اس ممبر سے کہو۔ کہ میں نے جو جواب دیا تھا۔ وہ غلط تھا۔ اگر آپ انہیں کوئی خطاب دیں گے۔ تو وہ اسے اپنی ذلت اور ہتک سمجھیں گے۔ اسی طرح ایک دفعہ حکومت کے ایک رکن نے میرے ایک سکرٹری سے کہا۔ کہ اب خطابات دیئے جانے کا سوال ہے۔ اگر مرزا صاحب منظور کر لیں۔ تو انہیں بھی کوئی خطاب دے دیا جائے۔ تو انہوں نے کہا۔ وہ آپ کا کوئی خطاب برداشت نہیں کریں گے۔ اسی طرح ایک اور افسر نے ایک احمدی رئیس سے کہا۔ کہ اب مربعے مل رہے ہیں۔ اگر مرزا صاحب پسند کریں۔ تو انہیں بھی کچھ مربعے دے دیئے جائیں۔ انہوں نے مجھ سے اس بات کا ذکر کیا۔ تو میں نے کہا۔ یہ تو میری ذلت اور ہتک ہے۔ کہ میں حکومت سے کوئی انعام لوں۔ اس کا تو یہ مطلب ہوگا۔ کہ ہم پیسوں کے لئے سب کام کرتے ہیں۔

پس یہ

بڑے تعجب کی بات

ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انگریزوں کو کوئی چٹھی لکھی ہو۔ اور ان سے اپنی خدمات کے بدلہ میں کوئی چیز مانگی ہو۔ اور انگریز خاموش رہا ہو۔ میری نظر سے تو ایسا کوئی مضمون نہیں گزرا۔ لیکن فرض کرو۔ اگر آپ نے ایسا کوئی فقرہ لکھا بھی تھا۔ تو جس شخص کو یہ فقرہ لکھا گیا تھا۔ اس نے اس کے کیا معنے لئے تھے۔ اگر اس نے یہی معنے لئے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی خدمات کے بدلہ میں

ان سے کچھ انعام مانگ رہے ہیں۔ تو انہوں نے ان لوگوں کو جنہوں نے بعض حقیر خدمات کیں۔ (ہمارے نزدیک تو ہر نیک کام خدمت ہوتی ہے لیکن یہاں وہ خدمات مراد ہیں۔ جو کسی لالچ اور طمع کی بناء پر کی جائیں) زمینیں دیں۔ خطابات دیئے۔ اعزاز بھی کئے۔ لیکن حضرت مرزا صاحب کی ان خدمات کا جن پر مولوی آج بھی سر پیٹ رہے ہیں۔ کہ مرزا صاحب نے انگریزوں کی مدد کر کے اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کر دیں۔ اور ان کی طاقت کو بڑھایا ہے۔ کوئی بدلہ نہ دیا۔ ان حالات کو دیکھ کر دو باتوں میں سے ایک ہی ماننی پڑتی ہے۔ یا یہ کہ حضرت مرزا صاحب نے انگریزوں کی کوئی خدمت نہیں کی۔ یا خدمت تو کی تھی۔ مگر اس کا بدلہ لینا پسند نہیں کیا تھا۔ کیونکہ وہ اسے خدا تعالےٰ کی خدمت سمجھتے تھے۔ تیسری کوئی صورت ہو ہی نہیں سکتی۔ اب اگر آپ نے انگریزوں کی خدمات نہیں کی تھیں۔ تو پھر شور کیسا۔ اور اگر خدمات کی تھیں۔ لیکن ان کا بدلہ لینے کے لئے آپ تیار نہیں تھے۔ تو

سیدھی بات ہے

کہ وہ خدمات دراصل اسلام کی تھیں۔ وہ خدمات خدا تعالیٰ کی تھیں۔ اور اس نے ان کا بدلہ دے دیا۔ اس میں ناراضگی کی کونسی بات ہے۔ کیا خدا تعالےٰ نے ان خدمات کا یہ بدلہ نہیں دیا۔ کہ مولویوں کی انتہائی مخالفت کے باوجود حضرت مرزا صاحب اور ان کی جماعت بڑھتی چلی گئی۔ یہ بدلہ ہے۔ جو خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمات کا دیا۔ پھر انگریز لوگوں کو دس بیس مربعے دیتے تھے۔ مگر خدا تعالےٰ کے صلہ کو دیکھو۔ کہ ہزاروں وہ لوگ جنہیں انگریزوں نے مربعے دیئے تھے یا انگریزوں سے پہلے زمانہ کے وہ بڑے زمیندار تھے۔ احمدیت میں داخل ہو گئے۔ پٹھانوں مغلوں اور انگریزوں کی دی ہوئی زمینیں ہمیں مل گئیں۔ ان کے احمدی ہو جانے کے یہ معنی ہیں۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کا مال ہے ان کا نہیں۔ کیا انگریز یہ بدلہ دے سکتے تھے۔ ان کی دی ہوئی زمینیں تو اب حکومت چھین رہی ہے۔ حکومت نے یہ قانون پاس کر دیا ہے۔ کہ ہر وہ زمین جو علاوہ فوجی خدمات کے کسی اور خدمت کے صلہ میں انگریزی حکومت نے کسی کو دی ہو۔ وہ چھین لی جائے۔ لیکن ہماری زمینیں اور انعامات کوئی چھین تو لے؟ اس کا ایمان کے ساتھ تعلق ہے۔ سچے احمدی کے پاس جو چیز ہوگی۔ وہ احمدیت اور اسلام کی ہوگی۔

یہی مضمون میں نے ایک قطعہ میں بیان کیا ہے۔ جو مجھے اردیا میں معلوم ہوا۔ اور اب الفضل میں چھپ چکا ہے۔ میں نے دیکھا کہ کراچی کا کوئی اخبار ہے۔ جو کسی دوست نے مجھے بھیجا ہے۔ اور اسمیں کچھ باتیں احمدیت کی تائید میں لکھی ہوئی ہیں۔ اس اخبار میں سرخ سیاہی سے اس دوست نے نشان کر دیا ہے۔ تاکہ میں اسکو پڑھ سکوں میں نے وہ مضمون پڑھا۔ اس مضمون کے نیچے چار کالموں میں چار قطعات دو دو شعر کے چھپے ہوئے ہیں۔ اور اچھے موٹے موٹے حروف میں لکھے ہوئے ہیں۔ میں نے وہ قطعات پسند کئے اور چاہا کہ میں بھی ایک قطعہ لکھوں۔ چنانچہ میں نے دو شعر کہے۔ جوں جوں میں شعر کہتا جاتا تھا۔

نہ چھینے چلے جاتے تھے وہ نقطہ یہ تھا۔

میں آپ سے کہتا ہوں کہ حضرت لولاک
ہوتے نہ اگر آپ تو بنتے نہ یہ افلاک
جو آپ کی خاطر ہے بنا آپ کی شے ہے
میرا تو نہیں کچھ بھی یہ ہیں آپ کی املاک

درحقیقت جب ایک شخص صداقت کو قبول کرتا ہے تو اس کا کچھ نہیں رہتا۔ جو کچھ اس کا ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا ہو جاتا ہے۔ ہم نے

خدا تعالیٰ کی خاطر

سارا کام کیا تھا اور خدا تعالیٰ نے ہمیں وہ بدلہ دیا جو نہ انگریز نہ کوئی اور دے سکتا تھا۔ انگریزوں کے اپنے سلوک سے ظاہر ہے کہ وہ بھی سمجھتا تھا کہ مرزا صاحب میرا انعام نہیں لیں گے۔ پھر اگر مرزا صاحب انعام لینا قبول بھی کر لیتے تو وہ کیا دیتا یہی کہ چند مربعے زمین دے دیتا لیکن خدا تعالیٰ نے اتنے مربعے دئیے جو انگریز نہیں دے سکتے تھے۔ سینکڑوں ایسے لوگ جن کے پاس کئی کئی مربعے زمین تھی اور بعض کے پاس سو سو اور دو دو سو مربعہ زمین تھی احمدی ہو گئے اور خدا تعالیٰ نے احمدیت کو اتنا کچھ دیا جو انگریزوں کی طاقت سے باہر تھا۔

اس سے پتہ لگتا ہے

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو خدمت کی تھی وہ انگریزوں کی نہیں تھی۔ آخر آپ نے یہی کہا تھا کہ فساد نہ کرو۔ حکومت کی اطاعت کرو اور امن قائم رکھو اور جہاد کے غلط معنے نہ کرو اور یہ خدمت اسلام کی خدمت تھی۔ ہم دیکھتے ہیں جوں جوں دوسرے ممالک کے ساتھ مسلمانوں کا تعلق قائم ہوتا چلا جاتا ہے اقتصادیات، سیاسیات اور معاشیات کے ماہر یہ کہہ رہے ہیں کہ

جہاد کی یہ تعریف نہیں

کہ جو مسلمان نہ ہو اسے قتل کر دیا جائے بلکہ جہاد کے معنے محض دفاع کے ہیں۔ جب پنڈت نہرو نے جہاد کے لفظ پر اعتراض کیا تو موجودہ پرائم منسٹر جو اس وقت گورنر جنرل تھے انہوں نے اعلان کیا کہ جہاد کے تم معنے ہی نہیں سمجھتے۔ جہاد کے معنے دفاع کے ہیں اور یہی معنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئے تھے۔ جب اور کوئی رستہ نہ ملا تو لوگ اب آپ کی نقل کر رہے ہیں۔ اس سے زیادہ بدلہ اور کیا مل سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ کیا تھا۔ وہ اسلام کی خدمات تھیں۔ اگر آپ انگریزوں کی خدمات کرتے تو مانگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آپ اگر اشارہ بھی کرتے تو انگریز دوڑا ہوا آتا۔ خدا تعالیٰ کا بدلہ دینا بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ کیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی خاطر کیا تھا اور آپ کی نیت نیک تھی۔ ورنہ وجہ کیا ہے کہ سارے مولوی اپنا پورا زور احمدیت کے خلاف لگا رہے ہیں لیکن وہ

احمدیت کا کچھ بگاڑ نہیں سکے

خود آفاق کے نمائندے نے جلسہ سالانہ کی ڈائری لکھتے ہوئے کہا۔ ہمارے بڑے بڑے مولوی احمدیت کی مخالفت کرتے آئے ہیں لیکن ہم ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکے۔ یہ بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ صاف بات ہے کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کی مدد کر رہا ہے۔ جب دشمن دیکھتا ہے کہ وہ تبلیغ کے ساتھ احمدیت پر غالب نہیں آ سکتا تو وہ اشتعال انگیزی شروع کر دیتا ہے لیکن اس سے بنتا کیا ہے۔ دشمن کی اشتعال انگیزی سے ہمیں عارضی جسمانی نقصان تو پہنچ سکتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے باوجود

یہ سلسلہ بڑھتا چلا جائیگا

اور بڑھتا ہی چلا جائے گا۔ آسمان ٹل سکتا ہے زمین ٹل سکتی ہے مگر اس سلسلہ کی دنیا میں اشاعت کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ نہیں ٹل سکتیں خواہ تمام دنیا کی طاغوتی طاقتیں مل کر بھی اس کے راستہ میں کیوں نہ کھڑی ہو جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وبفضلہ ورحمہ

مضمون نویسی میں مقابلہ

جملہ خدام بھائیوں کو مضمون نویسی کے مقابلہ میں شامل ہونے کی دعوت دی جاتی ہے۔ جو صاحب مندرجہ ذیل عنوان پر بہترین مضمون تحریر فرما کر خاکسار کے پتہ پر مرکز میں یکم مارچ ۱۹۵۲ء تک پہنچا دیں گے ان کا نام شکریہ کے ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ الفضل میں شائع کرا دیا جائیگا مضمون خوشخط اور قرآن، حدیث نیز کتب سلسلہ کے حوالہ جات سے مزین ہو۔ اور مقصد سے کم اور دو صد سے زائد الفاظ پر مشتمل نہ ہو۔

"خدام اور فریضۂ تبلیغ"

خاکسار مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

ضرورت اساتذہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ کے لئے ایک بی۔ ٹی (جغرافیہ کے مضمون کے لئے) ایک ڈرائنگ ماسٹر ایک ایس۔ وی اور ایک جے۔ وی ٹیچرز کی ضرورت ہے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس و سابقہ تجربہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش کے ساتھ مجھے بھجوا دیں۔

بی۔ ٹی کا گریڈ ۲۰۰-۸-۱۲۰ ہے۔ اور ایس۔ وی اور ڈرائنگ ماسٹر کا گریڈ ۱۰۰-۴-۶۰ ہے اور جے۔ وی کا گریڈ ۱۰-۱-۴۰ ۳-۵۰ ہے۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ

---

(۴) ہماری جماعت کے سیکرٹری تبلیغ شریف محمد صاحب نیز قریباً دو ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مکان نمبر ۱۲۹ ڈگ روڈ کراچی

تحریک درویش فنڈ

کے متعلق

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا اظہار پسندیدگی

اور

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کا ارشاد

مجلس مشاورت ۱۹۵۱ء کے فیصلہ کے مطابق گذشتہ ماہ "درویش فنڈ" کے نام سے ایک تحریک کا اجراء کرتے ہوئے جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو تاکید کی گئی تھی کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے صاحب استطاعت مخیر احباب کو اس سے آگاہ کریں اور ان کے وعدے لے کر بھجوائیں۔ علاوہ ازیں نظارت ہذا کی طرف سے انفرادی طور پر بھی متعدد احباب کو اس کار خیر میں حصہ لینے کیلئے تحریر کیا گیا تھا مگر تاحال اس سلسلہ میں جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ احباب نے اس تحریک کی اہمیت کو پوری طرح نہیں سمجھا۔ حال ہی میں اب اس سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مکتوب موصول ہوا ہے جس کا ضروری اقتباس احباب کی آگاہی کیلئے درج کیا جاتا ہے تا احباب جماعت فوری طور پر متوجہ ہو کر اس تحریک میں حصہ لیں۔

"پاکستان کا قافلہ الحمد للہ بخیر و عافیت پاکستان واپس پہنچ چکا ہے۔ اس دفعہ اصحاب قافلہ کی رپورٹ کا نمایاں پہلو یہ تھا کہ بہت سے درویش مالی لحاظ سے بہت تکلیف میں ہیں اور گو اکثر صابر و شاکر ہیں اور دین کی خدمت کے لئے ہر قربانی کے واسطے تیار نظر آتے ہیں۔ لیکن مالی تکلیف ان کی مالی پریشانی کا موجب ہو رہی ہے۔ جس میں ہندوستان کی گرانی نے بھی کافی اضافہ کر رکھا ہے۔ سو آپ کو معلوم ہے کہ میں نے اس غرض کے لئے پاکستان میں امداد درویشان کا ایک فنڈ قائم کر رکھا ہے۔ جس سے مستحق درویشوں کے رشتہ داروں کی امداد کرتا رہتا ہوں۔ اور گو میں اس فنڈ کی مرکزی کمزوری کی وجہ سے اپنی خواہش اور درویشوں کی ضرورت کے مطابق ان کی امداد نہیں کر سکتا۔ لیکن بہرحال جہاں تک ممکن ہو درویشوں کے اہل و عیال کی خدمت اور امداد کا خیال رکھا جاتا ہے۔ مگر قادیان میں ابھی تک کوئی ایسا فنڈ قائم نہیں ہوا۔ پس آپ بلا توقف ہندوستان میں بھی اسی قسم کا فنڈ قائم کریں اور ہندوستان کی جماعتوں سے اپیل کریں کہ مخلص احباب اس فنڈ میں حصہ لے کر ثواب کمائیں۔ یہ بات درویشوں پر اور اس فنڈ میں چندہ دینے والوں پر پوری طرح واضح کر دینی چاہیئے کہ یہ کوئی خیرات یا صدقہ نہیں ہے جو ہمارے بھائی ہمیں اور ہم اپنے بھائی کو دیتے ہیں۔ بلکہ یہ ایک مقدس شکرانہ اور ہدیہ ہے۔ جو ہم اپنے ان بھائیوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں جو مقدس مقامات کی آبادی اور خدمت کیلئے قادیان میں ہماری نمائندگی کر رہے ہیں۔ دراصل قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا مشترکہ فرض ہے۔ لیکن تقدیر الٰہی کے ماتحت ایک حصہ کو قادیان سے نکلنا پڑا اور دوسرا حصہ قادیان میں آباد ہونے کی توفیق نہیں پا سکا۔ اور صرف ایک قلیل حصہ کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ موجودہ حالات میں قادیان میں ٹھہر کر خدمت دین بجا لائیں۔

پس دوسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے ان بھائیوں کی خدمت اور آرام کا خیال رکھیں اور انہیں کم از کم ایسی مالی پریشانیوں سے بچائیں جو توجہ اور انتشار کا موجب ہو۔ حقیقتاً ہم پر یہ درویشوں کا احسان ہے کہ وہ بھاری قربانی کر کے قادیان میں ہماری نمائندگی کر رہے ہیں۔ پس یہ امداد ہرگز خیرات یا صدقہ کے رنگ میں نہیں بلکہ ایک محبت کا تحفہ ہے۔ جو شکرانہ اور قدردانی کے رنگ میں ہم پاکستانی دوست درویشوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں

بہرحال آپ فوری طور پر ۔۔۔۔ ہندوستانی احباب میں تحریک کریں کہ وہ اس فنڈ میں حصہ لے کر اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں اور خدا کے سامنے سرخرو ہوں۔۔۔۔

حضرت صاحب نے اس خط کو پڑھ کر اس تحریک کو پسند فرمایا ہے۔"

ناظر بیت المال قادیان

درخواستہائے دعاء

(۵) خاکسار کے والدین اور تمام رشتہ دار غیر احمدی ہیں۔ اس کیلئے تمام اصحاب خلوص دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے والدین اور بھائی بہنوں اور تمام رشتہ داروں کے دل میں احمدیت قبول کرنے کا جوش پیدا فرمائے کیونکہ وہ حد درجہ کی مخالفت کر رہے ہیں

محمد حسین قریشی ہاشمی حال ربوہ (۶)

جنّت الفردوس کی خواہش کرو

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَصَامَ رَمَضَانَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّدْخِلَہُ الْجَنَّۃَ جَاھَدَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْجَلَسَ فِیْ رَوْضَتِہِ الَّتِیْ وُلِدَ فِیْھَا۔ قَالُوْا اَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ اَعَدَّھَا اللّٰہُ لِلْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا بَیْنَ الدَّرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ فَاِذَا سَاَلْتُمُوا اللّٰہَ فَاسْئَلُوْہُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّہٗ اَوْسَطُ الْجَنَّۃِ وَ اَعْلَی الْجَنَّۃِ وَ فَوْقَھَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَ مِنْھَا تَتَفَجَّرُ اَنْھَارُ الْجَنَّۃِ۔

(بخاری)

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو شخص خدا اور اسکے رسول پر ایمان لاتا ہے۔ اور نماز قائم کرتا اور رمضان کے روزے رکھتا ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالےٰ پر گویا یہ حق ہو جاتا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے۔ خواہ ایسا انسان خدا کے رستہ میں جہاد کرے یا کہ اپنی پیدائش والے گھر میں ہی قاعد بن کر بیٹھا رہے۔ صحابہ نے عرض کیا تو کیا یا رسول اللہ ہم یہ بشارت لوگوں تک پہنچائیں؟ آپ نے فرمایا جنت میں ایک سو درجے ایسے ہیں۔ جنہیں خدا نے اپنے مجاہد بندوں کے لئے تیار کر رکھا ہے اور ہر درجہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ پس اے مسلمانو جب تم خدا سے جنت کی خواہش کرو۔ تو فردوس والے درجہ کی خواہش کیا کرو۔ جو جنت کا سب سے وسطی اور سب سے اعلےٰ درجہ ہے۔ اور اس سے اوپر خدائے ذوالجلال کا عرش ہے اور اسی میں سے جنت کی تمام نہریں پھوٹتی ہیں۔

تشریح۔ میں نے اپنے عام اصول انتخاب کے خلاف یہ لمبی حدیث اسلئے درج کی ہے۔ کہ اس حدیث سے ہمیں کئی ایک اہم اور مفید اور اصولی باتوں کا علم حاصل ہوتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

(۱) یہ کہ جنت میں صرف ایک ہی درجہ نہیں ہے بلکہ بہت سے درجے ہیں۔ جن میں سب سے اعلےٰ درجہ فردوس ہے جو گویا جنت کی نہروں کا منبع ہے۔

(۲) یہ کہ جنت میں مجاہد مسلمانوں کے کم سے کم درجہ اور قاعد مسلمانوں کے اعلےٰ سے اعلےٰ درجہ میں بھی انتہائی فرق ہوگا۔ جتنا کہ زمین و آسمان میں فرق ہے

(۳) یہ کہ مسلمانوں کو نہ صرف مجاہدوں والا درجہ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بلکہ مجاہدوں والے درجوں میں سے بھی سب سے اعلےٰ درجہ یعنی فردوس کو اپنا مقصد بنانا چاہیئے

(۴) یہ کہ جنت کے مختلف درجے خدا تعالےٰ کے قرب کے لحاظ سے مقرر کئے گئے ہیں۔ اسی لئے جنت کے اعلےٰ ترین درجہ کو عرش الٰہی کے قریب تر رکھا گیا ہے۔

(۵) یہ کہ جنت کی نعمتیں مادی نہیں ہیں۔ بلکہ روحانی ہیں۔ کیونکہ ان کا معیار خدا کا قرب مقرر کیا گیا ہے اور گو ان نعمتوں میں روح کے ساتھ جسم کا بھی حصہ ہوگا۔ مگر جنت میں انسان کا جسم بھی روحانی رنگ کا ہوگا اسلئے وہاں کی جسمانی نعمتیں بھی دراصل روحانی معیار کے مطابق بالکل پاک وصاف ہونگی یہ وہ لطیف علم ہے۔ جو ہمیں اس حدیث سے حاصل ہوتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا منشاء یہ ہے کہ تا مسلمانوں کے مقصد اور آئیڈیل کو زیادہ سے زیادہ بلند کیا جائے بے شک ایک مسلمان جو اسلام کے نماز اور روزہ کے احکام وغیرہ کو خلوص نیت سے پورا کرتا ہے (اس حدیث میں حج اور زکوٰۃ کے ذکر کو اسلئے ترک کیا گیا ہے۔ کہ وہ ہر مسلمان پر واجب نہیں بلکہ صرف مستطیع اور مالدار لوگوں پر واجب ہیں۔ مگر اپنے گھر میں قاعد بنکر بیٹھا رہتا ہے۔ وہ خدا کی گرفت سے بچکر نجات حاصل کر سکتا ہے۔ مگر وہ ان اعلےٰ انعاموں کو نہیں پا سکتا۔ جو ان کو خدا تعالےٰ کے خاص قرب کا حقدار بناتے ہیں۔ پس ترقی کی خواہش رکھنے والے مومنوں کا فرض ہے کہ وہ قاعدانہ زندگی ترک کر کے مجاہدانہ زندگی اختیار کریں اور خدا کے دین اور اسکے رسول کی امت کی خدمت میں دن رات کوشاں رہیں۔ حق یہ ہے کہ ایک قاعد مسلمان جس کے دین کا اثر اور اس کے دین کا فائدہ صرف اس کی ذات تک محدود رہے۔ وہ اپنے آپ کو اعلےٰ نعمتوں سے ہی محروم نہیں کرتا بلکہ اپنے لئے ہر وقت کا خطرہ بھی مول لیتا ہو کیونکہ بوجہ اسکے کہ وہ بالکل کنارے پر کھڑا ہے اس کی ذراسی لغزش اسے نجات کے مقام سے نیچے گرا کر عذاب کا نشانہ بنا سکتی ہے۔ مگر ایک مجاہد مسلمان اس خطرہ سے بھی محفوظ رہتا ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ خدا کی راہ میں مجاہد بننے کا کیا طریق ہے۔ سو گو جہاد فی سبیل اللہ کی بیسیوں شاخیں ہیں۔ مگر قرآن شریف نے دو شاخوں کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجَاھِدِیْنَ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ دَرَجَۃً " یعنی خدا تعالےٰ نے دین کے رستہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ جہاد کرنے والوں کو گھروں میں بیٹھکر نیک اعمال بجالانے والوں پر بڑی فضیلت دی ہے"۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد کا بڑا ذریعہ مال اور جان ہے۔ مال کا جہاد یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت اور اسلام کی ترقی اور اسلام کی مضبوطی کے لئے بڑھ چڑھ کر روپیہ خرچ کیا جائے۔ اور جان کا جہاد یہ ہے کہ اپنے وقت کو زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت (یعنی تبلیغ اور تربیت وغیرہ) میں لگایا جائے۔ اور موقعہ پیش آنے پر جان کی قربانی سے بھی دریغ نہ کیا جائے۔ جو شخص ان دو قسموں کے جہادوں میں دلی شوق کے ساتھ حصہ لیتا ہے۔ وہ خدا کی طرف سے ان اعلےٰ انعاموں کا حقدار قرار پاتا ہے۔ جو ایک مجاہد کے لئے مقدر ہیں۔ مگر گھر میں بیٹھکر نماز روزہ کرنے والا مسلمان ایک قاعد والی بخشش سے زیادہ امید نہیں رکھ سکتا۔

اب دیکھو کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم پر کس درجہ شفقت ہے کہ ایک انتہائی طور پر رحیم باپ کی طرح فرماتے ہیں کہ بے شک تم نماز روزے کے ذریعہ نجات تو پالوگے۔ اور عذاب سے بچ جاؤ گے۔ مگر اپنے تخیل کو بلند کر کے ان انعاموں کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ جو ایک مجاہد فی سبیل اللہ کے لئے مقدر رکھے گئے ہیں۔ کیونکہ اس کے بغیر قومی زندگی ہمیشہ خطرے میں رہے گی اس تعلق میں سب سے مقدم فرض ماں باپ کا اور ان سے اتر کر سکولوں کے اساتذہ اور کالجوں کے پروفیسروں کا ہے کہ وہ بچپن کی عمر سے ہی بچوں میں مجاہدانہ روح پیدا کرنے کی کوشش کریں اور انہیں قاعدانہ زندگی پر ہرگز قانع نہ ہونے دیں۔

قیام مجالس انصار اللہ اور اسکے عہدہ داران کا تقرر

مندرجہ ذیل جماعتوں میں مجالس انصار اللہ قائم کی گئی ہیں اور ان کے لئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا تقرر منظور کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ عہدہ داران انصار کے ساتھ۔ اُن کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

نام جماعت جہاں پر مجلس انصار اللہ قائم کی گئی	نام عہدہ داران انصار جن کا تقرر منظور کیا گیا
جماعت احمدیہ پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ	زعیم :- میاں محمد اسماعیل صاحب ابن چوہدری پیر محمد صاحب سکرٹری :- نواب دین صاحب
" " کوٹ فتح خاں ضلع جھنگ	زعیم :- ڈاکٹر برکت اللہ صاحب سکرٹری :- پیر محمد اکبر صاحب
" " نرگڑی ضلع گوجرانوالہ	زعیم :- میاں اللہ دتا صاحب
" " کوٹ احمدیاں ضلع تھرپارکر سندھ	زعیم :- منشی شیر محمد صاحب
" " نواب شاہ۔ سندھ	زعیم :- سید محمد حسن صاحب (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

پتہ مطلوب ہے!

مولوی عبدالرحیم صاحب ادھلوی ضلع گورداسپور کا موجودہ پتہ مطلوب ہے۔ جو دوست ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ ہوں وہ نظارت ہذا کو آگاہ فرما دیں نیز اگر یہ اعلان وہ خود پڑھیں تو اپنے ایڈریس سے اطلاع دیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

ہندوستان کی غیر مذہبی مملکت میں نومسلم خاتون کا دردناک حشر

مذہب اسلام قبول کرنے اور اپنے ہندو شوہر کی وفات کے بعد ایک مسلمان سے شادی کرنے پر ایک غریب خاتون پر ہندوستان کے ایک گاؤں میں کیسے کیسے مظالم ڈھائے گئے۔ اس کا حال کلکتہ کے ایک اخبار امرت بازار پتریکا میں شائع ہوا ہے۔

اس اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ایک خاتون نے علی پور کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر سی این رے کے سامنے اپنی دردناک کہانی سنائی۔ اور بتایا۔ کہ "میری بد منڈل نامی ایک درزی اور میرے گاؤں کے (مخالف جماعت کے) چار دیگر اشخاص نے میری مختلف طریقوں سے بے عزتی کی۔ میرے شوہر پر جرمانہ عائد کیا۔ اور اسے میری مدد کرنے سے روکا۔ میری تمام جائیداد نیلام کر دی۔ اور نیلام سے حاصل ہونے والی تمام رقم ضبط کر لی۔ اور مجھ سے ایسا برتاؤ کیا۔ کہ میں اپنا گاؤں چھوڑ کر کلکتہ چلی جانے پر مجبور ہو گئی۔

مذکورہ خاتون نے درخواست کی کہ عدالت مخالف جماعت کے ارکان کو پر امن رہنے کے لئے ضمانت دینے کا حکم دے۔ تاکہ میں اپنے گھر واپس جا کے پر امن طریقہ سے رہ سکوں۔

خاتون نے جس کا نام دائی بالا داس (عمر ۳۲ سال) ہے۔ اپنی درخواست میں بتایا کہ "میرے شوہر اور اکلوتے بچہ کا ۱۹۴۳ء کے قحط میں بھوک سے انتقال ہو گیا۔ میرے پاس ایک پیسہ تک نہ تھا۔ اس کے علاوہ جوان ہونے کی وجہ سے مجھے غنڈوں کا بھی مقابلہ کرنا پڑتا تھا۔ گاؤں (بھوانی پور۔ پی۔ ایس۔ کلپی) کے ایک مسلمان مفیض خالق نامی نے مجھے پناہ دی۔ کچھ عرصہ بعد میں نے مذہب اسلام قبول کر لیا۔ اور مذکورہ مسلمان سے نکاح کر لیا۔ میرے اس شوہر نے اپنے والدین کے مکان کے قریب ہی میرے لئے ایک علیحدہ مکان تعمیر کر دیا۔ جہاں میں گذشتہ سات برس سے رہتی ہوں۔ میرا مسلمان شوہر میری کفالت کرتا ہے۔"

اس کے درد بھرے قصہ کا آغاز تقسیم ملک کے بعد سے ہوتا ہے۔ حزب مخالف کے ارکان جو گاؤں کی دفاعی جماعت کے ارکان بھی ہیں۔ قانون اور انتظام کے نام پر "متوازی نظم و نسق" چلا رہے ہیں۔ انہوں نے ایک مصنوعی مقدمہ چلا کر اس کے شوہر پر ۳۰۰ روپے جرمانہ کیا۔ اس کے شوہر کو متوازی نظم و نسق کے دفتر میں حاضر ہونے کی ہدایت بھی کی گئی۔ یہ دفتر منڈل کی درزی کی دوکان میں دن میں دو مرتبہ کام کرتا تھا۔

پھر اسے گھر سے باہر نکال دیا گیا۔ اور اسکی تمام املاک کو بذریعہ نیلام فروخت کر دیا گیا۔ اور نیلام سے حاصل ہونے والی تمام رقم ضبط کر لی گئی۔ اسے تین دن تک دفتر میں بند رکھا گیا۔ اور پھر کلکتہ لے جا کر آشرم میں شدھی کے لئے کوشش کی گئی۔ لیکن آشرم کے منیجر نے اسے شدھی کرنے سے انکار کر دیا۔ وہ پھر گاؤں پہنچا دی گئی۔ جہاں اسے اپنا پیٹ بھرنے کے لئے بھیک مانگنے کی ہدایت کی گئی۔ اس کے شوہر کو اس سے تمام تعلقات منقطع کرنے کا حکم دیا گیا۔

مخالف جماعت کے اراکین کے دیدہ و دانستہ جبر و تشدد نے اسے اپنا مکان ترک کرنے پر مجبور کر دیا۔ اور وہ فی الحال گوبرا میں خیرات پر بسر اوقات کر رہی ہے۔ اس نے اپنی حفاظت کے لئے درخواست کی اور اس امر کی بھی درخواست کی۔ کہ مخالف جماعت کے اراکین کو روکا جائے تاکہ وہ اپنے مکان پر واپس جا سکے۔

مذکورہ خاتون کے وکیل مسٹر جنیس بوس نے بتایا کہ میں صرف دو اسباب کی بناء پر اس عدالت سے امداد طلب کرنے آیا ہوں۔ اول یہ کہ مذکورہ خاتون ڈائمنڈ ہاربر تک جا کر دعویٰ دائر کرنے کی ہمت نہیں کر سکی۔ دوم یہ کہ اس عدالت کو ضلع کی عدالت اعلیٰ کی حیثیت سے یہ جاننا چاہیئے تھا۔ کہ گاؤں کی دفاعی جماعت کے اراکین کیا کر رہے ہیں۔

مجسٹریٹ نے یہ درخواست فوری کارروائی کے پیش نظر او سی کلپی کو بھیج دی۔ مذکورہ خاتون سے کہا گیا۔ وہ اس سے ملاقات کرے۔ اور او سی کو یہ حکم دیا گیا۔ کہ وہ ضروری تحفظ کا انتظام کریں۔ تاکہ خاتون کو کوئی پریشان نہ کر سکے۔ مزید براں او سی کو ۱۵ر جنوری تک ایک رپورٹ بھی پیش کرنے کی ہدایت کی گئی۔

ولادت

برادرم انوار الحق خاں صاحب کے ہاں مورخہ ۱۱/۲/۵۲ کو اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مولود کو صالح اور خادم اسلام بنائے۔ اور لمبی عمر بخشے آمین۔ دعوالدار کلرک نور احمد عابد لاہور

اقوال و افکار

"ہمیں اپنے صحیح ماضی کو دوبارہ دریافت کرنا چاہیئے اور اس کے دریافت ہونے پر ہمیں معلوم ہو جائے گا۔ کہ ہماری روایات ہماری تاریخ کا کوئی جزو ایسا نہیں ہے جو ہر پاکستانی کا مشترکہ ورثہ نہ ہو۔"

(آنریبل خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان)

"براڈکاسٹنگ ہاؤس ملک کے دونوں حصوں میں روحانی و ثقافتی یگانگت کے جذبات کو قابل سماعت طریقہ پر ظاہر کرنے کی سہولت کا دوسرا نام ہے۔"

(آنریبل ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وزیر اطلاعات و نشریات)

"ملک میں افراط زر کا انسداد کرنے کے لئے تاجروں کو حکومت سے تعاون کرنا چاہیئے۔"

(آنریبل مسٹر فضل الرحمن وزیر تجارت و تعلیم)

"اگر اقوام متحدہ نے کشمیر میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کے متعلق اپنے فیصلوں پر عمل درآمد نہ کیا تو تمام دنیا کا امن خطرہ میں پڑ جائیگا۔"

(مسٹر الطاف حسین)

"صنعتیں زیادہ تر نفع کمانے کی غرض سے نہیں بلکہ ملک کو ترقی دینے اور مناسب قیمت پر فروخت کرنے کیلئے قائم کی جائیں"

(ہز ایکسی لینسی مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان)

قیمت اخبار الفضل

خریداران نوٹ فرمالیں

(۱) پاکستان کیلئے ۲۴ روپیہ سالانہ یکمشت ۱۳/ ششماہی ۷/ روپیہ سہ ماہی یکمشت ۲/۸ ماہوار

شرح مذکور کے خلاف جو رقم آئیگی اس کو اڑہائی روپیہ ماہوار کے حساب سے درج کیا جائے گا۔

(۲) ہندوستان سے روزانہ اخبار کی قیمت ۳۵/ روپیہ سالانہ یکمشت ۱۸ ششماہی ۹/ سہ ماہی ۳/ ماہوار

اس شرح کے خلاف جو رقم آئیگی اس کو تین روپیہ ماہوار کے حساب سے درج کیا جائے گا۔

(۳) ہندوستان سے خطبہ نمبر کی قیمت

سالانہ ۷/۸/- روپیہ یکمشت

ماہوار دس آنے ۱۰/

جو رقم شرح مذکور کے خلاف آئیگی اس کو دس آنہ ماہوار کے حساب سے شمار کیا جائے گا۔

(۴) خطبہ نمبر کی قیمت پاکستان سے

پانچ روپیہ۔ سالانہ

تین روپیہ۔ ششماہی

آٹھ آنے۔ ماہوار

(۵) سمندر پار سے ۳۰ روپیہ سالانہ

اس سے کم جو رقم آئیگی اس کو ۲/۸ روپیہ ماہوار کے حساب سے شمار کیا جائیگا

آزادئ ضمیر ۔ لا اکراہ فی الدین

شیعہ اخبار "درنجف" سیالکوٹ مندرجہ بالا عنوان کے تحت لکھتا ہے:۔

"آج دنیا میں آزادی آزادی کا بہت شور مچ رہا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے لفظ آزادی شرمندۂ معنی نہ ہو سکا۔ حضرات سنئے! حقیقی آزادی صرف "اسلام" میں ہے" مگر اس کی حقیقت واضح نہیں کی جاتی۔ آپ نے علمائے کرام کے وعظوں میں علی العموم سنا ہوگا کہ فلاں کسی نے حضرت عمر خلیفہ ثانی کے دربار میں حضرت خلافت مآب سے یوں خطاب کیا لیکن آپ نے برا نہ منایا فلاں وقت ایک مفلس شخص نے بھرے دربار میں بادشاہ وقت کی غلطیاں بیان کر دیں۔ جنہیں سادہ مزاج خلیفہ نے تسلیم فرمایا وغیرہ وغیرہ۔

در اصل حریت (آزاد ہونا) اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔ قرآن مجید نے اسے بہت سراہا گیا ہے اور یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ آزادی دراصل ضمیر کی آزادی ہے۔

آج ہمارا ملک غیر مسلم کی دست برد سے پاک اور آزاد ہو چکا ہے۔ اب ہر ایک مسلمان کو آزادی کی نعمت غیر مترقبہ سے مالا مال ہونا چاہیئے اور اسی آزادی کی فضا سے دوسرے آزاد اسلامی ممالک کو جنت الماوی بنا رہے ہیں

"آزادی ضمیر" کے معنی یہی ہیں کہ عقائد اسلامیہ کے متعلق جو چیزیں کسی کے پسند لگیں انہیں آزادی سے اختیار کرے اور جو ناپسند ہوں اسے ترک کر دے۔ ضمائر انسانیہ پر پہرے بٹھانے والے معاذ اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھے نہیں ہیں۔ خدا تعالے نے اپنے رسول سے ہمیشہ فرمایا لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيلٍ۔ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۔ تم ان لوگوں کے نگہبان نہیں ہو۔ تم ان کے داروغہ نہیں ہو۔ صرف اتنا کہنا تمہارے لئے کافی ہے وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ۔

ضمیروں پر پہرہ رکھنے والے سخت غلطی پر ہیں اور آخر میں انہیں خائب و نادم ہونا پڑے گا۔ اگر ایک شخص سنیت کو پسند کرتا ہے تو اسے سنی رہنے دو۔ جو شیعیت سے دلبستگی کا اظہار کرے وہ شیعہ ہے۔ یہ معاملہ تو عبد و معبود کے درمیان ہے۔ آپ کو اس سے کیا؟ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی پر توجہ چاہیئے" (درنجف ۸ر فروری ۵۲ء)

سرحد پر یہودیوں کے حملے ابھی تک جاری ہیں

عمان ۱۲ر فروری۔ اردن اور اسرائیل کی مشترکہ صلح کمیشن کے فیصلوں اور یہودیوں کی جارحانہ سرگرمیوں کی مذمت کے باوجود اردن کی سرحدوں پر اسرائیلیوں کے حملوں کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک یہودی دستے نے یروشلم جافا روڈ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن کچھ گولیاں چلنے کے بعد انہیں پسپا کر دیا گیا

یہودیوں نے سرحدی تنازعات کا فیصلہ کرنے کی غرض سے اب اپنا سابقہ افسر عرب افسروں سے بات چیت کرنے کے لئے بھیجنا بند کر دیا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ یہودی افسروں پر راستے میں گولیاں برسائی گئی ہیں۔ (اسٹار)

تونس میں پھر گولی چل گئی

تونس ۱۲ر فروری۔ جنوبی تونس سے آنے والی اطلاعات کہتی ہیں کہ عرب قوم پرستوں نے کل صبح فرانسیسی سپاہیوں کی ایک لاری پر گولیاں برسائیں مگر اس سے کوئی ہلاک نہ ہوا چند دنوں سے جب سے فرانسیسی اور تونسی رہنماؤں میں قوم پرستوں کے مطالبات کے سلسلہ میں گفت و شنید شروع ہوئی ہے یہ پہلا موقعہ ہے کہ آپس میں یوں گولیاں چلی ہیں۔ پچھلے مہینہ قوم پرستوں اور پولیس میں جو تصادم ہوئے ان میں کوئی پچاس آدمی مارے گئے۔

گورنر جنرل کے نام ملکہ الزبتھ کا تار

کراچی ۱۲ر فروری۔ چند روز پیشتر گورنر جنرل پاکستان نے ملکہ الزبتھ کے نام تار ارسال کر کے ان کی تخت نشینی پر مبارکباد دی تھی۔ آج گورنر جنرل کے نام ملکہ الزبتھ کا تار پہنچا ہے جس میں گورنر جنرل کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔

شاہ جارج کی میت لنڈن پہنچ گئی

لنڈن ۱۲ر فروری۔ شاہ جارج ششم کی میت آج سینڈرنگھم سے لنڈن پہنچا دی گئی۔ جہاں اسے شاہی اعزاز کے ساتھ ویسٹ منسٹر ہال میں رکھ دیا گیا ہے اسے ۱۵ فروری کو ویسٹ منسٹر ایبے میں دفن کیا جائے گا۔ کل شاہ ناروے لنڈن پہنچ گئے تا کہ شاہ کی رسم تدفین میں شریک ہو سکیں۔ اس موقعہ پر روس کی نمائندگی کے فرائض سفیر روس متعین لنڈن سرانجام دیں گے۔

خیرپور کیلئے آٹھ ہزار ٹن گندم

خیرپور ۱۲ر فروری۔ پیرزادہ عبدالستار وزیر خوراک نے خیرپور کی ایک کانفرنس میں اعلان کیا کہ مرکز نے ریاست خیرپور کو ۸ ہزار ٹن گندم دینے کا فیصلہ کیا ہے اس گندم کو ڈپوؤں کے ذریعہ کنٹرول نرخوں پر عوام میں تقسیم کیا جائیگا

ڈیوک آف ونڈسر کا الاؤنس بند ہو جائیگا

لنڈن ۱۲ر فروری۔ "نیوز کرونیکل" کو معلوم ہوا ہے کہ ڈیوک آف ونڈسر (شاہ جارج کے بڑے بھائی) کو شاہ جارج ششم کی طرف سے سالانہ ۱۰،۰۰۰ پونڈ الاؤنس ملتا تھا جو شاہ کی موت کے بعد بند ہو جائیگا۔

دولت مشترکہ کا کوئی مسئلہ مسئلہ کشمیر سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا

پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں مسٹر ایڈن اور لارڈ اسمے سے بات چیت کرینگے

لندن ۱۲ر فروری۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان آج پیرس سے لندن روانہ ہو جائیں گے لندن میں قیام کے دوران میں آپ لارڈ اسمے سے مسئلہ کشمیر پر گفتگو کریں گے۔ نیز شمالی افریقہ اور مشرق وسطی کے حالات پر بالعموم اور مصر کی صورت حال پر بالخصوص آپ مسٹر ایڈن سے بھی بات چیت کریں گے۔ چوہدری صاحب اس موقع پر مسٹر ایڈن سے بھی مسئلہ کشمیر کے متعلق گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ دوران گفتگو میں پاکستان کے وزیر خارجہ اسبات پر زور دیں گے کہ دولت مشترکہ کا کوئی مسئلہ مسئلہ کشمیر سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ پاکستان کے ہائی کمشنر کے ہمراہ آپ متوفی شاہ کی رسم تدفین میں بھی شرکت کریں گے (اسٹار)

مختصرات

— پیرس ۱۲ر فروری عرب لیگ کے سکرٹری جنرل عبدالرحمٰن عزام پاشا نے بتایا کہ لیگ کا آئندہ اجلاس وسط مارچ سے پہلے منعقد نہیں ہو سکے گا۔ پیرس سے واپسی پر وہ اس اجلاس کے ایجنڈے کے متعلق رکن ممالک سے بات چیت کریں گے۔

— عمان ۱۲ر فروری۔ یہاں ایک اور اشتراکی اڈے کے انکشاف کے سلسلے میں متعدد گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ یاد رہے اس سے پہلے بھی اردن میں ایک خفیہ اشتراکی اڈے کا پتہ چلا تھا۔

— لندن ۱۲ر فروری۔ قاہرہ سے آنیوالے پیغامات میں پچھلے ہفتے شاہ فاروق کی طرف سے جامع الازہر کے ریکٹر شیخ ابراہیم حمادوش کی برطرفی کو بہت معنی خیز بنایا جا رہا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق طاقتور اور بارسوخ مذہبی حلقوں میں اس برطرفی کو بھی نحاس پاشا کی برطرفی کے مترادف قرار دیا جا رہا ہے (اسٹار)

— قاہرہ ۱۲ر فروری۔ قاہرہ کے شام کے اخبار "المقطم" کے بیان کے مطابق قاہرہ کی میونسپلٹی ان دکانوں اور مکانوں کی مرمت کا منصوبہ مرتب کر رہی ہے جنہیں ۲۶ جنوری کے فسادات میں نقصان پہنچا ہے کہا جاتا ہے کہ اس منصوبہ میں دو مہینوں کی مدت میں مرمت کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ (اسٹار)

مغربی جرمنی کیساتھ ثقافتی اور تجارتی تعلقات بڑھائے جائیں گے

لندن ۱۲ر فروری۔ مغربی جرمنی میں پاکستان کے پہلے سفیر ڈاکٹر عمر حیات ملک نے لندن میں سٹار کے نمائندہ سے بات چیت کرتے ہوئے فرمایا کہ میں جرمنی اور پاکستان کے درمیان ثقافتی اور تجارتی تعلقات کو بہتر بنانے کی انتہائی کوشش کروں گا شعبہ سائنس اور ڈاکٹری کے لئے حکومت پاکستان کو پروفیسروں کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ پاکستان کوشش کرے گا۔ یہ اساتذہ انگریزی بولنے والے ممالک سے حاصل کئے جائیں۔ لیکن اگر وہاں سے مطلوبہ امداد پوری نہ ہو سکی۔ تو پھر مغربی جرمنی سے بھی پروفیسر تلاش کئے جائیں گے۔ اور پروفیسروں کی تلاش میں ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔

مسئلہ خوراک کا جائزہ لینے کے لئے کانفرنس کا انعقاد

لاہور ۱۲ر فروری۔ مسئلہ خوراک پر غور کرنے کے لئے صوبہ پنجاب کے گورنر مسٹر چندریگر کی زیر صدارت ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں پیرزادہ عبدالستار وزیراعلیٰ ممتاز دولتانہ۔ صوفی عبدالحمید گورنر پنجاب اور دوسرے صوبائی اور مرکزی حکام نے شرکت کی۔ کانفرنس کا مقصد سال آئندہ کے لئے خوراک کا ایک ٹھوس پروگرام مرتب کرنا تھا۔

لبنان کی نئی وزارت

بیروت ۱۲ر فروری لبنان کے صدر بشارالخوری نے سمیع صالح سے ایک نئے کابینہ کی تشکیل کی درخواست کی ہے۔ تاکہ وہ اس کابینہ کی جگہ لے سکے جس نے کل ایک اندرونی اختلاف سے متاثر ہو کر استعفیٰ دیدیا ہے۔

— بغداد ۱۲ر فروری معلوم ہوا ہے کہ حکومت عراق ملک میں تیل کی حالت سے متعلق ایک وضاحتی مراسلہ مرتب کر رہی ہے۔ اس میں واضح کیا جائے گا کہ سابقہ معاہدوں کے مقابلہ میں نئے معاہدہ سے عراق کو کونسے فوائد حاصل ہو رہے ہیں (اسٹار)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴